سوال

گمشدہ چیز کا ملنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ!

سوال۔ اگر کسی کو راستے میں مال ملے تو اس کا حکم کیا ہے، کیا اس کے لیے وہ مال اٹھا لینا جائز ہے؟

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!!

لقطہ: مالک سے گمشدہ چیز کو لقطہ یا گمشدہ چیز کہا جاتا ہے۔

اس دین حنیف نے مال و دولت کی دیکھ بھال اور حفاظت کا بھی خیال رکھا ہے اور اس کے بارہ میں احکام بھی بیان کیے ہیں، اور مسلمان کے مال کی حفاظت اور اس کے احترام کو بھی بیان کیا، جس میں لقطہ بھی شامل ہے۔

جب مالک کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ تین حالات سے خالی نہیں ہو سکتی۔

پہلی حالت:

وہ چیز لوگوں کی توجہ کے قابل اور اہم نہ ہو، مثلا چھڑی، روٹی، جانور ہانکنے والی چھڑی، پھل وغیرہ، لہذا یہ اشیاء اٹھا کر استعمال کی جا سکتی ہیں اور ان کے اعلان کی کوئی ضرورت نہیں۔

جیسا کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی بیان ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھڑی، رسی، اور کوڑا اٹھانے کی اجازت دی ہے) سنن ابوداود۔

دوسری حالت:

وہ چیز چھوٹے درندوں سے اپنے آپ کو بچا سکتی ہو، یا تو اپنی ضخامت کی وجہ سے مثلا اونٹ، گائے، گھوڑا، خچر، یا وہ اڑ کر اپنی حفاظت کر سکتی ہو، مثلا اڑنے والے پرندے، یا تیز رفتاری کے سبب مثلا ہرن، یا پھر اپنی کچلیوں سے اپنا دفاع کر سکتی ہو، مثلا چیتا وغیرہ۔

تو اس قسم کے جانوروں کو پکڑنا حرام ہے اور اعلان کے باوجود اس کی ملکیت ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گمشدہ اونٹ کے بارہ میں فرمایا تھا:

(آپ کو اس کا کیا اس کے پاس تو پینے کے لیے بھی ہے اور چلنے کی طاقت بھی، پانی پیئے اور درختوں کے پتے کھائے گا حتی کہ اس کا مالک اسے حاصل کر لے) صحیح بخاری و صحیح مسلم۔

عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

جس نے بھی گمشدہ چیز اٹھائی وہ غلطی پر ہے۔ یعنی اس نے صحیح نہیں کیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس حدیث میں یہ حکم دیا ہے کہ اسے پکڑا نہ جائے بلکہ وہ خود ہی کھاتا پیتا رہے گا حتی کہ اس کا مالک اسے تلاش کر لے۔

اور اس قسم میں بڑی بڑی اشیاء بھی ملحق کی جا سکتی ہیں مثلا: بڑی دیگ، اور ضخیم لکڑیاں اور لوہا، اور وہ اشیاء جو خود ہی محفوظ رہتی ہوں اور ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں اور نہ ہی وہ خود اپنی جگہ سے منتقل ہو سکتی ہیں ان کا اٹھانا بھی حرام ہے بلکہ باولی حرام ہے۔

تیسری حالت:

گمشدہ اشیاء مال و دولت ہو: مثلا پیسے، سامان، اور وہ جو چھوٹے درندوں سے اپنی حفاظت نہ کر سکے، مثلا بکری، گائے وغیرہ کا بچھڑا وغیرہ، تو اس میں حکم یہ ہے کہ اگر پانے والے

کواپنے آپ پر بھروسہ ہے تواس کےلیے اٹھانا جائز ہے ۔
اس کی تین اقسام ہیں :
پہلی قسم : کھانے والے جانور، مثلا مرغی ، بکری ، بکری اور گائے کا بچہ وغیرہ ، تواسے اٹھانے والے پر تین امور میں سے کوئی کرنا ضروری ہے :
پہلا : اسے کھالے اوراس حالت میں وہ اس کی قیمت ادا کرے گا ۔
دوسرا : اس کے اوصاف وغیرہ یاد رکھے اوراسے بیچ کراوراس کی قیمت مالک کےلیے محفوظ کرلے ۔
تیسرا : اس کی حفاظت کرے اوراپنے مال سے اس پر خرچ کرے لیکن وہ اس کی ملکیت نہیں بنے گی وہ اس نفقہ سمیت مالک کے آنے پراسے واپس کی جائے گی ۔
اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بکری کے متعلق سوال کیا گیا توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
(اسے پکڑلو، اس لیے کہ یا تووہ آپ کےلیے ہے یا پھر آپ کے بھائی کی یا پھر بھیڑیا کھا جائے گا) صحیح بخاری ، صحیح مسلم ۔
اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ : بکری کمزور ہے وہ ہلاک ہوجائے گی یا تواسے آپ پکڑلیں یا پھر کوئی اور پکڑلے وگرنہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا ۔
ابن قیم رحمہ اللہ تعالی اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں :
(اس حدیث میں بکری کے پکڑنے کا جواز پایا جاتا ہے ، اگر بکری کا مالک نہ آئے تووہ پکڑنے والے کی ملکیت ہونے کی بنا پراسے اختیار ہے کہ وہ اسے فی الحال کھالے اورقیمت ادا کردے ، یا پھر اسے بیچ کراس کی قیمت محفوظ کرلے ، یا اسے اپنے پاس رکھے اوراپنے مال میں سے اسے چارہ کھلائے ، علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کھانے سے پہلے مالک آجائے توبکری لے جاسکتا ہے) ۔
دوسری قسم :
جس کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو : مثلا تربوز، اوردوسرے پھل وغیرہ تواس میں اٹھانے والے کومالک کےلیے بہتر کام کرنا چاہیے کہ اسے کھالے اورمالک کوقیمت ادا کردے ، یا پھر اسے بیچ دے اورمالک کے آنے تک اس کی قیمت محفوظ رکھے ۔
تیسری قسم :
اوپروالی قسموں کے علاوہ باقی سارا مال : مثلا نقدی ، اوربرتن وغیرہ ، اس میں ضروری ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے اوریہ اس پاس امانت رہے گی اوراسے لوگوں کے جمع ہونے والی جگھوں پراس کا اعلان کرنا ہوگا ۔
- کوئی بھی گری ہوئی چیز اس وقت تک اٹھا سکتا ہے جب اسے اپنے آپ پر بھروسہ ہو کہ وہ اس کا اعلان کرے گا ۔
اس کی دلیل یہ حدیث ہے زید بن خالد جھنی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
(اس کا تھیلی اوررسی کی پہچان کرلواوراس کا ایک برس تک اعلان کرتے رہواگر مالک نہ آئے تواسے خرچ کرلولیکن وہ آپ کے پاس امانت ہے اگراس کا مالک کسی دن تیرے پاس آجائے تواسے واپس کردو) ۔
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے متعلق پوچھا گیا توآپ نے فرمایا :
(اسے پکڑلواس لیے کہ یا تووہ آپ کےلیے ہے یا پھر آپ کے بھائی کےلیے اوریا پھر بھیڑیے کےلیے) ۔
اورجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ اونٹ کے بارہ میں سوال کیا گیا توآپ نے فرمایا :
(آپ کواس سے کیا ؟ !اس کے پاس پینے کےلیے بھی ہے اورچلنے کےلیے بھی وہ پانی پر جائے گا اوردرختوں کے پتے کھاتا پھرے گا حتی کہ اس کا مالک اسے حاصل کرلے) صحیح بخاری و صحیح مسلم ۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان (اس کی تھیلی اورتسمہ کی پہچان کرلو) کا معنی یہ ہے کہ : وہ رسی یا تسمہ جس سے رقم اورپیسے کی تھیلی کوباندھا جاتا ہے ، اورعفاص اس تھیلی کوکہتے ہیں جس میں مال ورقم ہوتی ہے ۔
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (پھر ایک برس تک اس کا اعلان کرتے رہو) یعنی لوگوں کے جمع ہونے کی جگھوں بازاروں اورمساجد کے دروازوں کے باہر اوردوسری جمع ہونے والی جگھوں وغیرہ میں اس کا اعلان کرتے رہو۔

(ایک برس) یعنی پورے ایک سال تک ، چیز ملنے کے پہلے ہفتہ میں روزانہ اعلان کرے ، اس لیے کہ پہلے ہفتے میں مالک کے ڈھونڈتے ہوئے آنے کی زیادہ امید ہے ، پھر اس ہفتہ کے بعد وہ لوگوں کی عادت کے مطابق اعلان کرتا رہے ۔

(اور اگر یہ طریقہ گزشتہ ادوار میں موجود رہا ہے تو اب اسے آج کے دور کے مطابق اعلان کرنا چاہیے اہم یہ ہے کہ مقصد حاصل ہوجائے کہ حتی الامکان اس کے مالک تک پہنچا جاسکے) ۔

- حدیث گمشدہ چیز کے اعلان کے وجوب پر دلالت کرتی ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (اس کی تھیلی اور تسمہ پہچان لو) میں اس کی صفات اور نشانیوں کی پہچان کرنے کے وجوب کی دلیل پائی جاتی ہے ، تاکہ جب اس کا مالک آئے اور اس کے مطابق نشانی بتائے تو اسے یہ مال واپس کیا جاسکے ، اور اگر اس کی بتائی ہوئی نشانی صحیح نہ ہو تو وہ مال اسے دینا جائز نہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (اگر اس کے مالک کو نہ پائے تو اسے استعمال کرلو) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ چیز اٹھانے والا ایک برس تک اعلان کرنے کے بعد اس کا مالک بنے گا ، لیکن وہ اس کی نشانیوں کی پہچان سے قبل اس میں کسی قسم کا تصرف نہیں کرسکتا :

یعنی اسے اس کی تھیلی ، باندھنے والی رسی ، مال کی مقدار ، اس کی جنس اور کس طرح کا ہے وغیرہ کی پہچان کرلینی چاہیے ، اگر ایک برس کے بعد اس کا مالک آئے اور اس کے مطابق نشانی بتائے تو اسے ادا کردے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اگر اس کا مالک کسی بھی روز آجائے تو اسے وہ مال ادا کردو) ۔

اوپر جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے لقطہ یا گمشدہ چیز کے بارہ میں چند ایک امور لازم آتے ہیں :

پہلا : اگر کوئی گری ہوئی چیز پائے تو اس وقت تک نہ اٹھائے جب تک کہ اسے اپنے آپ پر بھروسہ اور اس کے اعلان کرنے کی قوت نہ ہو تاکہ اس کے مالک تک وہ چیز پہنچ جائے ، اور جسے اپنے آپ پر بھروسہ ہی نہیں اس کے لیے اسے اٹھانا جائز نہیں ، اگر اس کے باوجود وہ اٹھالے تو وہ غاصب جیسا ہی ہے اس لیے کہ اس نے کسی دوسرے کا مال ناجائز اٹھایا ہے اور پھر اس میں دوسرے کے مال کا ضیاع بھی ہے ۔

دوسرا : اٹھانے سے قبل اس کی تھیلی اور تسمہ اور مال کی جنس اور مقدار وغیرہ کی معرفت و پہچان ضروری ہے ، تھیلی سے مراد وہ کپڑا یا بٹوہ ہے جس میں رقم رکھی گئی ہو ، اور (وکاءھا) سے مراد وہ رسی یا ڈوری ہے جس سے اس تھیلی کو باندھا گیا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پہچان کا حکم دیا ہے اور امر وجوب کا متقاضی ہے ۔

تیسرا : ایک برس تک مکمل اس کا اعلان کرنا ضروری ہے پہلے ہفتہ میں روزانہ اور اس کے بعد عادت کے مطابق اعلان ہوگا ، اور اعلان میں یہ کہے کہ : جس کسی کی بھی کوئی چیز گم ہوئی ہو یا اس طرح کے کوئی اور الفاظ ، اور یہ اعلان لوگوں کے جمع ہونے والی جگہوں مثلا بازار ، اور نمازوں کے اوقات میں مساجد کے دروازوں پر اعلان کرے ۔

گمشدہ چیز کا اعلان مساجد میں نہیں کیا جائے گا کیونکہ مساجد اس لیے نہیں بنائی گئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے منع فرمایا ہے :

(جو بھی کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتا ہوا سنے وہ اسے یہ کہے ، اللہ تعالی اس چیز کو تیرے پاس واپس نہ لائے) ۔

چوتھا : جب اس کا مالک تلاش کرتا ہوا آئے اور اس کے مطابق صفات اور نشانیاں بتائے تو اسے وہ چیز بغیر کسی قسم اور دلیل کے واپس کرنی واجب ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے ۔

اور پھر وہ صفات و نشانیاں قسم اور دلیل کے قائم مقام ہیں ، بلکہ ہوسکتا ہے کہ اس کی صفات کا بتانا دلیل اور قسم سے بھی سچی اور اظہر ہو ، اور اس کے ساتھ ساتھ اصل چیز کا نفع چاہے وہ متصل ہو یا منفصل واپس کرنا پڑے گا ۔

لیکن اگر مالک اس کی صفات اور نشانی نہ بتاسکے تو وہ چیز اسے واپس نہیں کرنی چاہیئے ، اس لیے کہ وہ اس پاس امانت ہے جسے مالک کے علاوہ کسی اور کو دینا جائز نہیں ۔

پانچواں : ایک برس تک اعلان کے بعد بھی اگر مالک نہ آئے تو وہ چیز اٹھانے والے کی ملکیت ہوگی لیکن اس میں تصرف سے قبل اس کی صفات اور نشانیوں کی پہچان ضروری ہے تاکہ اگر کبھی اس کا مالک لینے آئے تو اس کی بتائی ہوئی نشانیوں کی پہچان کرنے کے بعد اگر وہ چیز موجود ہو تو واپس کی جائے وگرنہ اس کا بدل یا قیمت ادا کردی جائے اس لیے کہ مالک کے آنے سے اس کی ملکیت ختم ہوجائے گی ۔

تنبیہ :

لقطہ یا گمشدہ چیز کے بارہ میں اسلام کا طریقہ اور ھدایت ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے اور مسلمان کے مال کی حرمت کی بھی حفاظت ہو اور بذات خود اس چیز کی بھی حفاظت ہونی ضروری ہے ۔

اور مجموعی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے خیر و بھلائی پر ایک دوسرے کا تعاون کرنے پر ابھارا ہے ، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہم سب کو دین اسلام پر ثابت قدم رکھے اور ہمیں اسلام کی حالت میں ہی موت سے ہمکنار کرے ۔ آمین یا رب العالمین ۔ .

فتوی کمیٹی

محدث فتوی